خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

3۔ جنوری 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 3 بدھ 11 شعبان ۔1416ھ، 3 صلح 1375ھش، 3۔ جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد، اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہوتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

قادیان اور اہل ہند کی خصوصی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں

دعوت الی اللہ کے ساتھ ابتلاء لازمی ہے جس کے بعد اللہ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے

مغربی بنگال کے ایک ضلع میں 23 دیہات میں ہزاروں افراد بیوت الذکر سمیت احمدی ہو گئے

قادیان میں جلسہ سالانہ 1995ء کے اختتامی اجلاس کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے لندن سے سیٹلائٹ پر خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 28۔ دسمبر 1995ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے قادیان کے جلسہ سالانہ 1995ء کے اختتامی خطاب میں فرمایا ہے کہ قادیان اور اہل ہند کی خصوصی ذمہ داری ہے کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں۔ دعوت الی اللہ کے ساتھ ابتلا لازمی شرط ہے اور جہاں ابتلا ظاہر ہوتا ہے وہیں پر اللہ کی عظمت بھی ظاہر ہوتی ہے مغربی بنگال میں ہندوستان میں سب سے زیادہ لوگ احمدی ہوئے۔ حضرت صاحب نے اہل قادیان کو بھی خصوصی طور پر متوجہ فرمایا کہ وہ الدار کو وسیع کریں اور یہ حیران کن امر بیان فرمایا کہ بھارتی پنجاب کے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال جاگزیں ہو چکا ہے کہ حضرت صاحب کی 1991ء میں قادیان آمد کے بعد ہی حالات ٹھیک ہوئے اور امن پیدا ہوا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کا امن احمدیت سے اور دعوت الی اللہ سے وابستہ ہے۔

حضرت صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا آج شجر احمدیت کو اتنے پھل لگ رہے ہیں کہ ایک عظیم الشان بہار کا عالم ہے۔ ہمیں اس کی آبیاری اپنے آنسوؤں اور عاجزانہ تضرعات سے کرنی ہے۔ آج میں خصوصیت سے ہندوستان کو دعوت الی اللہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ قادیان ہی وہ بستی ہے جہاں سے احمدیت کا نور اس شان سے ظاہر ہوا کہ اب ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اس لئے قادیان اور اہل ہند کی خصوصیت سے یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائیں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ دعوت الی اللہ کے لئے توبہ استغفار اور دینی علوم کی واقفیت شرط ہے۔ استغفار کا مطلب ہے بخشش طلب کرنا اور توبہ کا مطلب ہے کہ اپنی کمزوریوں کو یکدفعہ چھوڑ دینا۔ جب یہ ہو جائے تب دینی علوم کی واقفیت کام دیتی ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں فرمایا کہ خدا کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور اس کی عظمت کے سائے میں آگے بڑھنا ضروری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو بے طاقت اور حقیر سمجھ کر کام کیا جائے۔ کوئی داعی الی اللہ اس نسخے پر عمل کئے بغیر اپنی کوششوں کا پھل نہیں پا سکتا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں مزید فرمایا کہ عالمی دعوت الی اللہ کے پروگرام میں خطرات کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ لیکن صبر و استقامت کے ساتھ تمام ابتلاؤں میں کامیابی ملتی ہے اور کبھی یہ خیال نہ کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ اگر تم ضائع ہو گئے تو کائنات کو پیدا کرنے کا مقصد ختم ہو جائے گا۔ تم مٹ گئے تو کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضرت بانی سلسلہ پورے یقین کے ساتھ یہ بتا رہے ہیں کہ تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابتلاؤں کا آنا اس لئے ضروری ہے تاکہ خدا صادق اور کاذب میں امتیاز کرے۔ حضرت بانی سلسلہ کی یہ بات ساری دنیا میں پوری ہو رہی ہے کہ جس جگہ دعوت الی اللہ کی گئی وہاں ابتلاء بھی ظاہر ہوئے اور اس کے بعد اسی جگہ اللہ نے اپنی عظمت ظاہر فرمائی۔

حضرت صاحب نے تمام دنیا میں ابتلاؤں اور اس کے نتیجے میں خدا کی عظمت کے نشان ظاہر ہونے کی کئی مثالوں کا ذکر فرمایا۔ اور سب سے پہلے ہندوستان کی مثالیں اس ضمن میں بیان فرمائیں۔

راجستھان شوپو گھاٹا کے بارے میں فرمایا کہ وہاں دعوت الی اللہ کامیاب ہوئی تو ابتلا کی آندھیاں بھی آئیں۔ نو احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ مگر اللہ نے حالات کو اس طرح پلٹا کہ بائیکاٹ کرنے والوں نے ایک ایک احمدی سے معافی مانگی اور اس جلسہ سالانہ قادیان میں کئی ایسے لوگ شامل بھی ہیں۔

مغربی بنگال کی مثال بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ مکرم محمد مشرق علی صاحب پہلے کلکتہ کے امیر تھے۔ اب کلکتہ کو چھوڑ کر ان کو سارے بنگال کا امیر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ دعوت الی اللہ کے ایسے جذبے سے سرشار ہیں کہ سارے ہندوستان میں ان کی قیادت میں ہونے والا کام سب سے بازی لے گیا ہے۔ اسی ضمن میں حضرت صاحب نے ایک احمدی کے ایثار و استقامت کا ذکر فرمایا جن پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔ مار پیٹ کر نیم مردہ حالت میں چھوڑ دیا گیا مگر خدا کے فضل سے ان کی استقامت میں کوئی فرق نہ آیا۔

باقی صفحہ 7 پر

انٹرویو برائے کلاس معلمین وقف جدید

○ معلمین وقف جدید کے لئے انٹرویو مورخہ 17۔ جنوری 96ء بروز بدھ بوقت آٹھ بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہو گا۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ بروقت تشریف لا کر ممنون فرماویں میٹرک کی سند ہمراہ لاویں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

سانحہ ارتحال

○ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت راہوالی ضلع جالندھر 29 دسمبر 95ء تین بجے صبح بروز جمعہ وفات پا گئے ان کا جنازہ جمعہ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تقریب نکاح و شادی

○ مکرم عمران راشد خان ابن عبدالحفیظ خان صاحب سابق زعیم انصار اللہ دار العلوم وسطی ربوہ کی شادی مورخہ 28 دسمبر 95ء کو منعقد ہوئی۔ بارات ربوہ سے وزیر آباد پہنچی۔ اس موقع پر مکرم عمران راشد صاحب کا نکاح مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بہمراہ عزیزہ مکرمہ شبرہ فاروق صاحبہ بنت مکرم فاروق احمد صاحب بعوض پچیس ہزار روپے حق مہر پڑھا اور رخصتی کی دعا کروائی۔ اگلے روز مکرم عبدالحفیظ خان صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مکرم مولانا اسماعیل منیر صاحب ایڈیشنل ناظر وقف عارضی اور دیگر احباب نے شمولیت کی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ادنیٰ ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

3- صلح 1375 ھش   3 - جنوری 1996ء

انسان لاشے ہے

اس میں کیا شک ہے کہ انسان لاشے ہے۔ وہ از خود حقیقتاً کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اگر وہ اپنے آپ پر غور کرے تو اس کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ ہوگا کہ اسے قدم قدم پر مدد کی ضرورت ہے گویا کہ اس کی اپنی ذات اپنے لئے بھی کافی نہیں جب تک اس کا کوئی ہاتھ نہ پکڑے۔ چاہے وہ ہاتھ نظر آنے والا ہو یا نہ نظر نہ آنے والا ہو۔ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ بات انسان کی بے بسی اور اس کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔ چنانچہ اسی کے پیش نظر دعا پر زور دیا جاتا ہے کہ انسان کو ہر کام کرتے ہوئے بلکہ ہر کام کی تدبیر کرتے ہوئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ وہ طاقت ور ہستی جو سب سے زیادہ طاقت ور ہے اس کا ہاتھ پکڑے اور اس کو آگے چلائے اس کو اپنے کام انجام دینے کی توفیق دے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

انسان کو تدبیر کے وقت بھی کام کے آغاز پر بھی، کام کے دوران بھی اور کام کے اختتام پر بھی دعا کی ضرورت ہے۔ دعا ہی انسان کو ایک طرح اس بات کا یقین دلاتی ہے کہ وہ از خود لاشے ہے۔ اس کی سوچ بھی غلط راستے پر چل سکتی ہے۔ اور اس کا فعل بھی اسے پٹڑی سے اتار سکتا ہے۔ نتیجہ اس کی مرضی کے خلاف اور ضرر رساں ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر دعا کی جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے اور سیدھے راستے پر چلاتا ہے۔ اگر انسان صحیح طور پر یہ سمجھ لے کہ وہ لاشے ہے تو اس کے دل میں یہ یقین پختہ ہونے لگے گا کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک نہایت عجیب رنگ میں اس بات کو واضح فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چونا اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی زیادہ چمکتی ہے اور اگر اس میں آئینے نصب کئے گئے ہوں تو ان کی روشنی اس قدر بڑھتی ہے کہ آنکھ تو تاب نہیں رکھتی۔ مگر دیوار دعویٰ نہیں کر سکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ میں ہے۔ کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہیں رہتا"۔

گویا کہ ہمیں دیوار کی طرح اپنے آپ کو غیر منور اور لاشے سمجھنا چاہئے اور اپنے آپ کو بہتر سے بہتر بنا کر اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ روشنی اور مدد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تھوڑی سی سیر تھوڑی سی پی ٹی کریں گے ہم
شوگر مرض بھی ہے تو نہ اس سے ڈریں گے ہم
صحت کا لازمہ ہے کریں احتیاط ہم
بے احتیاطیوں سے یقیناً لڑیں گے ہم

ابو الاقبال

دَرد و دَرماں

غم کے عالم میں بھی اکثر مسکرا لیتا ہوں مَیں
دل کے داغوں کو زمانے سے چھُپا لیتا ہوں مَیں

آگیا ہے مشکلیں آسان کر لینا مجھے
دل کے سب ارمان دل میں ہی چھُپا لیتا ہوں مَیں

بحرِ اُلفت میں جو منزل سے بھٹک جاؤں کبھی
موجِ دریا کی طرح ساحل کو پا لیتا ہوں مَیں

کوئی صورت جب نظر آئے نہ درماں کی مجھے
بے بسی میں درد کو درماں بنا لیتا ہوں مَیں

حد سے جب بڑھ جائیں چشمِ شوق کی بے تابیاں
خود نقاب ان کا کبھی بڑھ کر اُٹھا لیتا ہوں مَیں

گاہے گاہے عشق کی خود داریوں کے باوجود
دیکھ کر دستِ کرم دامن بڑھا لیتا ہوں مَیں

توڑنی پڑتی ہے اکثر ترکِ اُلفت کی قسم
بے خودی میں پھر انہیں سے دل لگا لیتا ہوں مَیں

گا کے سوز و درد سے صدّیق شعر اپنے کبھی
دل کے حالِ زار پر آنسو بہا لیتا ہوں مَیں

محمد صدیق امرتسری

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی عقلوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں، چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سیرت خیر الرسل میں لکھتے ہیں۔ "مکہ میں جب تکالیف بڑھ گئیں اور ظالموں کے ظلموں سے تنگ آکر آنحضرت ﷺ کو پہلے اپنے صحابہ کو دوسرے ممالک میں نکل جانے کا حکم دینا پڑا۔ اور بعد ازاں خود بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنا وطن عزیز ترک کرکے مدینہ کی طرف ہجرت اختیار کرنی پڑی۔ آپ پہلے مدینہ سے کچھ فاصلے پر ہی عمرو بن عوف کے مہمان رہے۔ اور دس دن سے زیادہ وہاں ٹھہرے۔ اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لائے۔ اور چونکہ یہاں مستقل طور پر رہنا تھا۔ اس لئے مکانات کی بھی ضرورت تھی۔ اور سب سے زیادہ ایک مسجد کی ضرورت تھی جس میں نماز پڑھی جائے۔ اور سب مسلمان وہاں اکٹھے ہو کر اپنے رب کا نام لیں۔ اور اس کے حضور میں اپنے عجز و انکسار کا اظہار کریں۔ اور آنحضرت ﷺ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ ہی کے خیال میں رہتے تھے اور آپ کا ہر ایک فعل عظمت الٰہی کو قائم کرنے والا تھا۔ آپ کو ضرور بالضرور سب سے پہلے تعمیر مسجد کا خیال پیدا ہونا چاہئے تھا...... چنانچہ جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے جو کام کیا وہ یہی تھا کہ اپنے محبوب و مطلوب کے ذکر کا مقام اور اس کے حضور گرنے اور عبادت کرنے کی جگہ تیار کریں۔

حضرت عائشہؓ جو حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی (رسول کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں) آپ نے ایک طویل حدیث میں تمام واقعہ ہجرت مفصل بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتی ہیں:-

نبی کریم ﷺ بنی عمرو بن عوف میں کچھ دن ٹھہرے تھے دس دن سے کچھ اوپر۔ اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی نسبت قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ اور اس میں رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور آپ کے ساتھ لوگ پاپیادہ چلنے لگے۔ آپ کی اونٹنی چلتی گئی یہاں تک کہ وہ مدینہ کے اس مقام پر پہنچ کر بیٹھ گئی جہاں بعد میں مسجد نبوی تیار کی گئی۔ اور اس وقت وہاں مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس مقام پر کھجوریں سکھائی جاتی تھیں جو دو یتیم لڑکوں کا تھا۔ جن کا نام سہیل اور سہل تھا۔ اور جو سعد بن زرارہ کی ولایت میں پلتے تھے۔ جب یہاں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہاں ہی ٹھہریں گے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا اور ان سے کہا کہ جگہ کی قیمت چاہیں تو قیمت لے لیں۔ تاکہ ہم وہاں مسجد بنائیں۔ ان دونوں لڑکوں نے جواب میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم قیمت نہیں لیتے۔ بلکہ آپ کو ہبہ کرتے ہیں۔ مگر رسول کریم ﷺ نے ہبہ لینے سے انکار کیا اور آخر قیمت دے کر اس جگہ کو خرید لیا۔

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ مدینہ میں داخل ہوتے ہی پہلا خیال آپ کو یہ آیا کہ مسجد بنائیں۔ اور پہلے آپ نے اس کے لئے کوشش شروع کی۔ اور آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا جوش تھا۔ اس کا کسی قدر پتہ اس واقعہ سے لگ جاتا ہے۔ دوسرے یہ امر ثابت کرتا ہے کہ آپ معاملات میں بیے محتاط تھے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ وسوسہ کہ عدل اور رحم دونوں خدا تعالیٰ کی ذات میں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ عدل کا تقاضا ہے کہ سزا دی جائے۔ اور رحم کا تقاضا ہے کہ درگزر کی جائے۔ یہ ایک ایسا دھوکا ہے جس میں قلت تدبر سے کوتاہ اندیش گرفتار ہیں وہ غور نہیں کرتے کہ خدا تعالیٰ کا عدل بھی تو ایک رحم ہے۔ وجہ یہ کہ وہ سراسر انسانوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ مثلاً اگر خدا تعالیٰ ایک خونی کی نسبت بااعتبار اپنے عدل کے حکم فرماتا ہے کہ وہ مارا جائے تو اس سے اس کی الوہیت کو کچھ فائدہ نہیں۔ بلکہ اس لئے چاہتا ہے کہ تا نوع انسان ایک دوسرے کو مار کر نابود نہ ہو جائیں۔ یہ نوع انسان کے حق میں رحم ہے۔ اور یہ تمام حقوق عباد خدا تعالیٰ نے اس لئے قائم کئے ہیں کہ تا امن قائم رہے۔ اور ہر ایک گروہ دوسرے گروہ پر ظلم کرکے دنیا میں فساد نہ ڈالے سو وہ تمام حقوق اور سزائیں جو جان اور مال اور آبرو کے متعلق ہیں درحقیقت نوع انسان کے لئے ایک رحم ہیں...... پس عدل اور رحم میں کوئی جھگڑا نہیں۔ گویا وہ دو نہریں ہیں جو اپنی اپنی جگہ پر چل رہی ہیں ایک نہر دوسرے کی ہرگز مزاحم نہیں ہے دنیا کی سلطنتوں میں بھی یہی دیکھتے ہیں کہ جرائم پیشہ کو سزا ملتی ہے۔ لیکن جو لوگ اچھے کاموں سے گورنمنٹ کو خوش کرتے ہیں وہ مورد انعام و اکرام ہو جاتے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی اصل صفت رحم ہے۔ اور عدل عقل اور قانون عطا کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اور حقیقت میں وہ بھی ایک رحم ہے۔ جو اور رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ جب کسی انسان کو عقل عطا ہوتی ہے اور بذریعہ عقل وہ خدا تعالیٰ کے حدود اور قوانین سے واقف ہوتا ہے۔ تب اس حالت میں وہ عدل کے مواخذہ کے نیچے آتا ہے۔ لیکن رحم کے لئے عقل اور قانون کی شرط نہیں۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ نے رحم کرکے انسانوں کو سب سے زیادہ فضیلت دینی چاہی اس لئے انسانوں کے لئے عدل کے قواعد اور حدود مرتب کئے۔ سو عدل اور رحم میں تناقض سمجھنا جہالت ہے۔

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے۔...... خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجالاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ (عبادت) میں بہت دعا کرو۔ کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے۔ کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ دین حق کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کی رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاک دامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہوں گے۔ بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت میں کہ پردہ میں بے اعتدالیاں ہوتی ہیں اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہیں تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کرو۔ اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں، ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔ ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم از کم اپنے کانشنس سے ہی کام لیں کہ آیا مردوں کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے کہ عورتوں کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 104)

"دین حق" نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے، کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اول

اول نفس ذکیہ ہوتا ہے کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے اور اس کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر برلاس ... بشکریہ ہفت روزہ "لاہور"

مشرقی پاکستان کی علیحدگی

پاکستان جو 1947ء میں دنیا کے نقشے پر ایک سب سے بڑی اسلامی مملکت کی حیثیت سے نمودار ہوا تھا۔ وہ دسمبر 1971ء میں دولخت ہو گیا۔ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں کیا عوامل کار فرما تھے آج کے دور کی نوجوان نسل ان سے قطعاً نابلد ہے۔ اس لئے کہ تاریخ کو مسخ حالت میں رقم کرنا اور تلخ حالات کا سامنا نہ کرنے کی رسم باقی ماندہ پاکستان میں عام چل نکلی ہے۔ مشرقی پاکستان جو آج بنگلہ دیش کی صورت میں ایک علیحدہ مملکت کا درجہ رکھتا ہے۔ میں ہی اس مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا تھا۔ جس کی سربراہی قائداعظم کو سونپی گئی۔ اور ان کی رہنمائی میں پاکستان عالم وجود میں آیا۔ آخر وہاں کے شہری جن میں واضح اکثریت مسلمانوں کی تھی وہ مغربی پاکستان سے علیحدہ ہونے پر کیوں مجبور ہو گئے؟

اس سوال کا جواب گو کئی کتب اور مضامین میں دیا جا چکا ہو۔ تاہم ملک کی موجودہ صورت حال اور سیاسی تناظر میں ان عوامل کا تذکرہ ایک بار پھر لازمی ہو گیا ہے کہ کیا جائے تاکہ ان واقعات اور اقدامات دہرانے سے گریز کیا جائے۔ جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سبب بنے وہ بنیادی طور پر لسانی' اقتصادی اور مرکزی حکومت میں غیر منصفانہ نمائندگی کے مسائل تھے۔

لسانی پاکستان کو بھارت نے اس کی ابتداء ہی سے قبول نہ کیا تھا۔ لہٰذا پاکستان کو کمزور اور ختم کرنے کی کوششیں بھارت کی جانب سے پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھیں قائداعظم جب مارچ 1948ء میں مشرقی پاکستان تشریف لے گئے۔ اس وقت تک طلبہ کے ناپختہ ذہنوں میں اردو زبان کے خلاف اور شرکت اقتدار کی بابت غلط طور پر مشرقی پاکستانیوں کی محرومیوں کے افسانے بھر دیئے گئے تھے۔ چنانچہ قائداعظم نے اپنی تقریر میں 18۔مارچ 1948ء میں وضاحت سے بنگالی شہریوں کو متنبہ کیا کہ وہ لوگ جنہوں نے قیام پاکستان کی بھرپور مخالفت کی تھی انہوں نے اب اپنی سازشوں کا جال پھیلا رکھا ہے۔

اگر وہ بحیثیت ایک آزاد ملک کے شہری جینا چاہتے ہیں تو وہ صوبائی تعصبات اور تنگ نظری سے ملکی سیاست کو پاک رکھیں قائداعظم کی آمد کی وجہ سے بلاشبہ مکدر سیاسی فضا میں قدرے سکون پیدا ہو گیا لیکن جب وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے ڈھاکہ میں یہ اعلان کر دیا کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی تو پاکستان کے مخالفین نے بے سروپا نتیجہ نکالنا شروع کر دیا۔ مغربی پاکستان اردو کو سرکاری زبان قرار دلوا کر مشرقی پاکستان کے اکثریتی صوبہ کو اپنی کالونی کے طور پر قائم رکھنا چاہتا ہے قومی اسمبلی میں مشرقی پاکستانیوں کی نمائندگی اور مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کے مسائل سرکاری زبان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور وہاں کے سیاسی زعماء نے انہی مسائل کو اپنی سیاست کی بنیاد بنا کر مغربی پاکستان کے خلاف نفرت پھیلانا شروع کر دی۔ بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ نصف صدی گزر جانے کے باوجود اردو زبان آج تک سرکاری سطح پر وہ مقام حاصل نہیں کر سکی۔ جس کی بناء پر لسانی فسادات شروع ہو گئے تھے۔

اقتصادی مسائل مشرقی پاکستان میں پٹ سن گو اگائی جاتی تھی لیکن پٹ سن کی ملیں مغربی بنگال یعنی کلکتہ وغیرہ میں تھیں۔ اس لئے آزادی حاصل کر لینے کے بعد مشرقی پاکستان پٹ سن کی مصنوعات کی برآمدات سے محروم ہو گیا۔ ڈاکٹر محبوب الحق جو ضیاء دور میں وزیر خزانہ تھے۔ ان کی ایک تحریر کے مطابق پاکستان کے پنج سالہ منصوبہ کے مطابق مرکزی حکومت نے صرف 2250 ملین روپے مشرقی پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کئے۔ جب کہ 8017 ملین روپے مغربی پاکستان میں خرچ کئے گئے اس نمایاں فرق نے مشرقی پاکستان میں پہلے سے موجود اقتصادی بدحالی کا موجب مغربی پاکستان کو گردانا۔

شرکت اقتدار 1956ء کے آئین کی رو سے پاکستان دو صوبوں میں پیریٹی کے اصول پر مشتمل تھا۔ گو مشرقی پاکستان کی مغربی پاکستان سے آبادی زیادہ تھی۔ تاہم محمد علی بوگرہ نے بنگالیوں کو پیریٹی کے اصول کو تسلیم کر لینے پر رضامند کر لیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ انہیں صوبائی خود مختاری دلوانے کا بھی یقین دلایا تھا۔ لیکن مشرقی پاکستان میں یہ جذبہ سرایت کر گیا کہ مرکزی حکومت میں ان کی مناسب نمائندگی ہے۔ نہ ہی انہیں صوبائی خود مختاری حاصل ہے۔ جس کا خواجہ ناظم الدین اور محمد علی بوگرہ نے وعدہ کیا تھا۔

ایوب خاں نے جب اکتوبر 58ء میں اقتدار سنبھالا تو اپنی کابینہ میں مشرقی پاکستان سے تعلق رکھنے والے صرف تین وزراء مرکز میں لئے۔ جب کہ مغربی پاکستان سے 12 وزراء شامل کئے گئے۔ اس طرح مرکزی حکومت میں شرکت اقتدار سے محرومی کا جذبہ دن بدن بڑھتا گیا۔ 1968ء میں اگر تلہ سازش کا مقدمہ قائم کیا گیا۔ جس میں شیخ مجیب الرحمان کا نام تقریباً چودہ دنوں کے بعد شامل کیا گیا اور اس طرح مجیب الرحمان کو مشرقی پاکستان کا ایک بے مثل رہنما بنا دیا گیا۔

1965ء کی جنگ 65ء میں رونما ہونے والی جنگ کے دوران میں مشرقی پاکستانیوں نے اپنے آپ کو بے سہارا محسوس کیا جو ایک قدرتی امر تھا۔ اگر بالفرض بھارت پاکستان کے اس حصہ پر بھی حملہ کر دیتا تو انہیں مغربی پاکستان سے کسی قسم کی کمک نہ پہنچائی جا سکتی تھی۔

یحییٰ خاں کا دور یحییٰ خاں نے ایوب خاں سے اقتدار چھین کر ملکی سیاست میں ایسے قدم اٹھائے جن کے نتیجہ میں بنگلہ دیش کا قیام آسان ہو گیا۔ سب سے پہلے تو پیریٹی کے اصول کو توڑ کر ملک کو پانچ صوبوں میں یعنی مشرقی پاکستان' پنجاب' سرحد' بلوچستان' اور سندھ میں تقسیم کر دیا۔ اور لیگل فریم ورک نافذ کر کے انتخابات کا اعلان کر دیا۔ فرد واحد کی جانب سے ایسا قدم اٹھایا جانا مناسب نہ تھا اسے منتخب اسمبلی کے سپرد کیا جاتا تو بہتر ہوتا عوامی لیگ جس کی قیادت شیخ مجیب الرحمان کے ہاتھ میں تھی اس نے اپنے منی فیسٹو میں چھ پوائنٹ کا اعلان کیا جن سے یہ امر واضح ہو گیا کہ عوامی لیگ دراصل پاکستان سے علیحدگی چاہتی ہے۔ چنانچہ جب انتخابات ہوئے تو مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ 172 میں سے 160 سیٹیں جیت گئی۔ اور مغربی پاکستان سے ایک سیٹ بھی نہ جیت سکی یحییٰ خاں کو زعم تھا کہ مجیب الرحمان اسے ملک کا صدر تسلیم کر لے گا۔ لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ آج عام کہا جاتا ہے کہ اگر مجیب الرحمان کو حکومت دے دی جاتی تو پاکستان دولخت نہ ہوتا لیکن مشرقی پاکستان کے مشہور دانشور غلام ڈبلیو چوہدری جنہوں نے مجیب الرحمان سے کئی ملاقاتیں کی تھیں۔ انہوں نے واشگاف طور پر کہا کہ مجیب الرحمان متحدہ پاکستان کا نہ وزیراعظم بننا چاہتا تھا اور نہ ہی صدر۔ باوجود اس حقیقت کے کہ 1970ء کے انتخابات میں مشرقی پاکستان کے صرف 57 فی صدی ووٹروں نے حصہ لیا تھا جن میں 15 فی صد ہندوؤں کے ووٹ تھے۔ اس طرح ووٹروں کی اکثریت متحدہ پاکستان کے حق میں تھی لیکن مشرقی پاکستان میں ملٹری ایکشن مجیب بھٹو کی مسلسل ملاقاتیں۔ مجیب الرحمان کی گرفتاری اور بھارت کی افواج کی یلغار نے پاکستان کو دولخت کر دیا۔ کیا موجودہ پاکستان کو انہی عوامل کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت نہیں جو 1970ء یا 1971ء میں کار فرما تھے؟ یہ ملک عظیم نعمت ہے اس کی حفاظت کرنا سب پر لازم ہے خدارا اسے لسانی' گروہی صوبائی اور مذہبی تعصبات سے پاک رکھ کر ایسی یک جہتی کی فضا قائم کریں کہ دشمن اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔

(ہفت روزہ لاہور 23۔دسمبر 1995ء)

کسی پر اعتراض کرنے میں جلدی نہ کرو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہماری تاریخ

ایک خط جو مس ایس۔ کاکس نے انگلستان سے نائیجیریا کے ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ کے مدیر کو لکھا اور جو اس پرچے کے 25 فروری 1956ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

پیارے دوست! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے دو خطوں کا جواب دیا۔ اور میرے خط اخبار دی ٹروتھ میں بھی شائع کئے۔ جنہیں پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اب میں پرشیا یعنی ایران اپنے ایک یورپی دوست سے ملاقات کے لئے جا رہی ہوں اور وہاں جا کر میں خود دیکھنا چاہتی ہوں کہ ایران میں عورتوں کی عملی طور پر کیا حیثیت ہے۔ میں تقریباً چھ ماہ کے لئے انگلستان سے باہر رہوں گی اور جب میں واپس آؤں گی تو آپ کو پھر جملہ حالات سے اطلاع دوں گی۔ کون جانے میں اپنا مذہب تبدیل کر لوں۔ فی الحال آپ اخبار ٹروتھ کی ترسیل بند کر دیں۔ جب میں ایران سے واپس آؤں گی تو پھر یہ پرچہ منگوانا شروع کر دوں گی۔ میں اگلے سال نائیجیریا بھی آنا چاہتی ہوں۔ اگر میں ایسا کر سکی تو میں آپ سے ضرور ملاقات کروں گی۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

پی۔ ایس مجھے اس بات کا یقین ہے کہ غلامی کی بدنامی کا داغ عیسائیت کے چہرے پر لگتا ہے۔ اور اسلام کو خوامخواہ بدنام کیا جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسلام پر یہ داغ ہرگز نہیں لگنا چاہئے۔ میں آپ کے خطوط کے لئے ممنون ہوں۔

اسی طرح برازیل کے البرٹ ونڈ برگ میڈیکل مشنری نے ایک خط لکھا جو ٹروتھ 11۔ نومبر 1955ء کے شمارے میں شائع شدہ ہے۔

میرے لئے آپ کے نائیجیریا سے بھیجے ہوئے دی ٹروتھ' کا دلچسپ پرچہ ایک خوش آئند مسرت اور سرپرائز کا باعث بنا۔ ہم نے اسے پڑھا ہے اور ہم اسے پسند کرتے ہیں خاص طور پر اس میں ایک مضمون جو تعدد ازدواج کے متعلق ہے وہ ہماری خاصی دلچسپی کا باعث بنا۔ ہم ایسی باتوں کے سخت مخالف تھے لیکن اس موضوع پر کئی مضامین پڑھنے کے بعد خاص طور پر لائف میگزین میں جس کا ایک پرچہ ورلڈ ریلیجز کے عنوان سے شائع ہوا تھا' نے ہمیں اس سلسلے میں روشنی عطا کی ہے اور اب ہم تعدد ازدواج کو ایک مفید بات سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر بیوگان کے لئے اور غربت میں اور خاندانوں کی حفاظت کے لئے۔ اگر تعدد ازدواج کو جائز نہ رکھا جائے تو یقیناً بعض لوگوں کے لئے یہ ناانصافی ہوگی۔ یہ باتیں سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا سسٹم بہت اچھا ہے۔ میں آپ کا خط پڑھ کر بہت خوش ہوا اور آپ کے ساتھ مخلصانہ دوستی رکھنا چاہتا ہوں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مربی سلسلہ

محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مربی انچارج بنگال و آسام حرکت قلب بند ہو جانے سے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے 9- دسمبر 95 کو سینہ میں کچھ گھٹن محسوس کی جس کا ہومیو پیتھی دوائی لینے سے افاقہ ہو گیا۔ 10- تاریخ کو دوپہر کے وقت تکلیف محسوس ہونے پر ایک ڈاکٹر کو بلا کر معائنہ کرایا گیا ڈاکٹر نے ادویہ تجویز کیں جو فوراً استعمال کرائی گئیں کچھ دیر میں طبیعت زیادہ بگڑ گئی جس پر فوری ہسپتال پہنچایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور تین بجے کے قریب آپ کی وفات ہو گئی۔ 11- دسمبر کو ڈیڑھ بجے مشن ہاؤس میں محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے جنازہ پڑھایا جس میں کلکتہ کے تمام احباب جماعت شریک ہوئے اور ہر رنگ میں تعاون کیا اسی روز شام 15-5 پر آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچگان اور ہمشیرہ صاحبہ مع مکرم مولوی جاوید اقبال اختر صاحب بذریعہ فلائٹ کلکتہ سے آپ کا تابوت لے کر دہلی پہنچے اور وہاں سے رات ہی کو بذریعہ ٹرین روانہ ہو کر اگلے روز 12- دسمبر 1995ء کو ساڑھے دس بجے صبح قادیان پہنچ گئے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں وفات کے معاً بعد بذریعہ فون اطلاع کرنے پر حضرت صاحب نے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو مولوی صاحب کے ورثاء سے تعزیت کرنے کی ہدایت فرمائی۔

محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس 1947ء میں پیدا ہوئے تعلیم الاسلام سکول سے مڈل اور خالصہ سکول سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی بعدہ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1970ء میں بھارت کی پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل پاس کیا ازاں بعد کشمیر اور پونچھ اور پھر حیدر آباد میں بطور مرکزی مربی تربیتی فرائض سرانجام دیئے اور آندھرا پردیش کے مربی انچارج مقرر ہوئے۔ پھر تین سال قبل بنگال و آسام کے مربی انچارج مقرر ہوئے۔ آپ کا دائرہ دعوت الی اللہ بہت وسیع تھا موقعہ و محل کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حکمت عملی سے کام لیتے۔ آپ جفاکش نڈر اور وسیع معلومات رکھنے والے جید عالم و مناظر' نہایت خوش بیان اور بلند آواز مقرر تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر تقریر کرتے جسے سامعین بہت پسند کرتے پنجابی زبان میں تقریر سے بالخصوص سکھ حضرات بہت متاثر ہوتے تھے۔ آپ نے متعدد کتابچے اور ہزاروں ہینڈ بلز اور اشتہارات تصنیف کئے کلکتہ سے ماہانہ مکتوب احمدیہ جاری کیا اور اس کے ایڈیٹر بھی تھے۔ ہر وقت مسکراہٹ چہرے پر دوڑتی طبیعت میں مزاح بہت اچھا' اس کے ساتھ کھیلوں میں بھی بہت دلچسپی تھی'

حیدر آباد و کلکتہ کی مختلف دیگر مذاہب کی تنظیموں کی طرف سے آپ کو قومی یکجہتی ایوارڈ بھی دیئے گئے۔ اسی طرح گوردواروں میں تقریر کرنے پر اعزازی سروپے بھی ملے۔ لندن جا کر بھی گوردواروں میں تقریریں کیں جس پر آپ کو وہاں بھی سروپا دیا گیا۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے موقعہ پر آپ ضرور تشریف لاتے اور اپنے ہمراہ بہت سے احمدی و غیر از جماعت احباب کو لاتے مجالس کی طرف سے بھی آپ کے نمایاں تعاون پر انعامات دیئے گئے۔ 1994ء کے اجتماع کے موقعہ پر آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے خصوصی طور پر بلایا گیا تھا۔

الغرض بے لوث خدمت کرنے والے مخلص و فدائی مربی کی حیثیت سے 25 سال اہم خدمات سرانجام دیں۔ آپ ہر چھوٹے بڑے سے نہایت ادب و شفقت سے پیش آنے والے جاذب نظر ہر دل عزیز وجود تھے۔ وفات کی اطلاع پا کر بھاری تعداد میں غیر مسلم بھی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ 12- دسمبر کو بعد عصر ساڑھے چار بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ بھارت نے آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں پڑھایا اور تدفین عمل میں آئی مولوی صاحب موصوف نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ چھوٹے چھوٹے تین بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں جو سب ہی زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ' ناصر اور متکفل ہو یہ سانحہ آپ کے بھائی بہنوں اور ضعیف العمر والد محترم مستری محمد دین صاحب درویش اور والدہ محترمہ کے لئے نہایت عظیم صدمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام عزیز و اقرباء و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرماتے ہوئے بخشش کا سلوک فرمائے۔

> گناہوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس کی توفیق شامل حال نہ ہو اور اس کا فضل عطا نہ ہو۔ اور یہ توفیق اور فضل دعا سے ملتا ہے اس واسطے (عبادات) میں دعا کرتے رہو کہ اے اللہ ہم کو ان تمام گناہوں سے جو گناہ کہلاتے ہیں اور جو تیری مرضی اور ہدایت کے خلاف ہیں بچا اور ہر قسم کے دکھ اور مصیبت اور بلا سے جو ان گناہوں کا نتیجہ ہے بچا۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مطالبات تحریک جدید

پچیسواں مطالبہ

وقفِ اولاد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی ہمیں یہ سبق سکھاتی ہے کہ اولاد قربان کرنے سے نسل بڑھتی ہے اور اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی نسل بڑھے اور پھیلے اور اسے اور اس کی نسلوں کو عزت ملے تو اس کا طریق یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی راہ میں قربان کر دے۔ یہ ایک ایسا گر ہے کہ ہمارے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے اگر وہ چاہتے ہیں کہ ان کی نسلیں دنیا پر چھا جائیں۔ اور ہزاروں سال تک ان کا نام عزت کے ساتھ زندہ رہے تو وہ اسوہ ابراہیمی پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی رشتہ نہ تھا۔ جو اتنی برکت دے دی۔ ہر شخص جو آپ کے نقش قدم پر چلے اور اپنے نفس اور اپنی اولاد کو خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربان کر دے ان برکات سے حصہ پا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو عطا کیں۔

(خطبہ 29- جنوری 1941ء)

ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے منہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر یہی کہتا ہے کہ تو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں جا کر دشمن سے جنگ کرو۔ ہم تو اسی جگہ بیٹھے رہیں گے۔ اگرچہ وہ منہ سے یہ الفاظ نہ کہے مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے۔ اور اس کے دل میں یہی ہے اور جس کے دل میں یہ بات ہو۔ وہ بھی صاحب ایمان نہیں ہو سکتا۔

(الفضل 10- جنوری 1945ء)

میں مستقل طور پر دعوت دیتا ہوں کہ جس طرح ہر احمدی اپنے اوپر چندہ دینا لازم کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے لئے لازم کرے کہ وہ کسی نہ کسی کو دین کے لئے وقف کرے گا۔

(الفضل 10- جنوری 1945ء)

جن کے ہاں اولاد نہ ہو یا ہو مگر بڑی عمر کی ہو۔ یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں تو وہ ایک دیہاتی مربی یا مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب کا ماہوار خرچ دیں۔ یا چند دوست مل کر ایک طالب علم کا خرچ برداشت کریں۔ جو آج کل کے لحاظ سے بیس روپے ماہوار سے کم نہ ہو گا۔ تا غرباء کے بچوں کو تعلیم دلائی جا سکے۔

(الفضل 10- جنوری 1945ء)

ہماری جماعت کا ایک حصہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر ان کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ کما کر لاتا ہے تو اس کے مقابلے میں دعوت الی اللہ اور دین حق کے بچاؤ کا کام کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ہم اپنے بیٹوں کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ ساری عمر لوگوں کو کلام الٰہی پڑھاتا اور بھولے بھٹکوں کو دین کی طرف لاتا رہے۔ ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا ہوا روپیہ ہمارے پاس لائے۔

(الفضل 30- اپریل 1946ء)

تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہئے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہئے۔

(الفضل 30- اپریل 1946ء)

والدین اپنی اولاد کو وقف کر دینے کے بعد خود تو ثواب کے حق دار ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ اپنی اولاد کو بڑے ہو کر خود اپنی رضا و رغبت سے اپنی زندگی وقف کرنے کی تحریک کرتے رہیں اور اولاد کو اس قابل بنانے کی کوشش کرتے رہیں کہ وہ سلسلے کی خدمت کے قابل ہو سکے۔ لیکن وقف شدہ اولاد تبھی اپنے والدین کی نیک خواہشات کا احترام کرنے والی اور سعادت مند کہلا سکتی ہے جبکہ اپنے نفع و نقصان کے سمجھنے کی عمر کو پہنچ کر وہ اپنا فائدہ اسی میں سمجھتے ہوئے اپنی زندگیاں خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر دیں۔ کیونکہ جب تک وہ اپنی زندگیاں خود وقف نہیں کریں گے۔ اس وقت تک محض ان کے والدین کے ان کو وقف کر دینے کی وجہ سے سلسلہ کی ذمہ داریوں کو ان کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی ان کو واقف زندگی قرار دیا جائے گا۔ جب تک کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پیش نہ کریں۔

بعض لوگ وقف اولاد کا صحیح مفہوم نہیں سمجھتے وہ اپنے چھوٹے بچوں کو جو دین کے نام سے بھی ناواقف ہوتے ہیں لے آتے ہیں کہ ہم اسے وقف کرتے ہیں۔ اور میں کہہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی نیت کا آپ کو بدلہ دے اور لڑکے کو توفیق دے کہ بڑا ہو کر آپ کے خیالات سے اتفاق کرنے والا ہو اور یہ وقف کی رسم ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض لوگ غربت کو دین کا جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔ وہ محض اسی لئے وقف کا لفظ استعمال کر دیتے ہیں کہ لڑکے کی تعلیم کا انتظام ہو جائے گا۔ میں جب کہتا ہوں کہ اچھا اسے کسی کام پر لگا دیتے ہیں تو کہتے ہیں جی نہیں ہم نے تو سمجھا تھا کہ یہ پڑھے گا۔ تو ان کی اصل غرض تعلیم دلانا ہوتی ہے مگر نام وقف کا لیتے ہیں۔

(تقریر بر موقعہ مجلس مشاورت اپریل 1938ء)

بعض احباب جو اپنے بچوں کو وقف کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ایسا کرنے کے بعد گویا سلسلہ ان کے بچوں کے جملہ اخراجات کا متکفل ہو گیا ہے یہ بات درست نہیں۔ کیونکہ موجودہ صورت میں جب تک بچے یا تو مڈل کا امتحان پاس کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخلے کے قابل نہ ہو جائیں یا مڈل کے بعد سلسلہ کی کسی اور خدمت کے قابل نہ ہو جائیں کسی کے لئے کوئی وظیفہ یا الاؤنس کی صورت خواہ کس قدر بھی قلیل ہو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

برطانوی روزنامہ دی ٹائمز کا تبصرہ

برطانیہ کے روزنامہ دی ٹائمز نے کہا ہے کہ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے اقتدار کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں۔ کم از کم مستقبل قریب میں تو انہیں کوئی خطرہ نہیں۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں تک سیاسی مخالفین کا تعلق ہے وہ آپس میں بندھے ہوئے ہیں اور اس طرف مائل نہیں ہیں کہ 1990ء کی طرح وزیراعظم کو ان کے عہدے سے ہٹا دیں اور یہ کہنا کہ اسلامی جماعتیں ان کے لئے کوئی خطرہ بن سکتی ہیں یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیشہ انتخابات میں اسلامی جماعتوں کو کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ 1993ء کے انتخابات میں انہوں نے قومی اسمبلی کی 195 سیٹوں میں سے صرف 8 سیٹیں لی ہیں۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ان کے لئے کوئی خطرہ بن سکتی ہیں۔

OOO

پشاور بم دھماکہ

وزیر داخلہ نصیر اللہ خاں بابر نے گذشتہ روز کہا کہ پاکستان عالمی دہشت گردی کا شکار ہے۔ اور کہ پشاور میں بم کا دھماکہ کرنے والوں کا پتہ چل جانے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ کس جگہ سے دہشت گردی کے لئے فنڈ مہیا کیا جاتا ہے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں مزید کہا کہ اب دہشت گردی کو خاصہ کم تو کر دیا گیا ہے لیکن جو بچے کھچے دہشت گرد موجود ہیں ان کی وجہ سے کہیں بھی بم دھماکے ہو سکتے ہیں اسی لئے حفاظتی انتظامات کو پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے پشاور کے بم دھماکے کی تفصیلات بھی بتائیں۔ 1974ء کے ٹویوٹا ماڈل کی کار میں بم رکھا گیا تھا اور اس کا نمبر L9958 تھا پھر ایک اور کار میں بیٹھ کر دھماکہ کرنے والے فرار ہو گئے۔ جہاں تک مصری سفارت خانے کے پاس دھماکے کا سوال ہے انہوں نے کہا کہ اس کی زیادہ تر یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ہم نے بعض مصریوں کو دہشت گردی کی وجہ سے پاکستان سے نکال دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی کے جواب میں یہ دہشت گردی کی گئی ہے۔

OOO

بنگلہ دیش - سردی کی لہر

بنگلہ دیش میں جو سردی کی لہر آئی ہوئی ہے۔ اس کے زیر اثر اب تک 70 (ستر) افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ گذشتہ روز گیارہ افراد کی ہلاکت نے اس تعداد کو چھپن تک پہنچا دیا ہے۔ زیادہ تر ہلاکتیں رنگ پوری۔ کوری گرام۔ لال منرہالٹ میں ہوئیں جو بنگلہ دیش کے شمال میں واقعہ ہیں۔ اس کے علاوہ سراج گنج میں بھی جو مغرب میں ہے یہ موتیں واقع ہوئی ہیں۔ سب سے کم درجہ حرارت 17/ ڈگری تھا یعنی 53.6 فارن ہائٹ۔ البتہ مختلف علاقوں میں درجہ حرارت اس سے مختلف بھی رہا۔ بعض دیہی علاقوں میں یہ درجہ حرارت اس سے خاصہ نیچے گر گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بنگلہ دیش میں ہر سال سردی سے تقریباً ایک سو افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ سردی اپنی جگہ' ان لوگوں کے پاس درحقیقت ایسے سامان موجود نہیں ہوتے کہ وہ اپنے آپ کو سردی سے محفوظ رکھ سکیں یعنی ان کے پاس اس قسم کے کپڑے نہیں ہوتے جس سے سردی سے وہ اپنا بچاؤ کر سکیں۔

OOO

الفاران - اغوا شدہ سیاح

مقبوضہ کشمیر میں وہ لوگ جو اپنے آپ کو الفاران کہتے ہیں۔ اب اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ جن یرغمالیوں کو انہوں نے پکڑا ہوا ہے ان کی خوراک کے لئے ان کے پاس ضروری سامان موجود نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ہندوستان میں برطانوی ہائی کمشنر سے رابطہ پیدا کیا ہے۔ گویا کہ وہ انہیں چھوڑنے کے لئے تیار تو نہیں لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ان کی زندگی قائم رکھنے کے لئے اور ان کی صحت کو گرنے سے بچانے کے لئے جس خوراک کی انہیں ضرورت ہے اس کے لئے برطانوی حکومت یا کوئی اور فنڈز مہیا کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ گذشتہ سات ماہ میں ان سیاحوں کو اپنے مہمانوں کی طرح رکھے ہوئے ہیں اور مہمانوں کی طرح رکھنے کی وجہ سے انہوں نے ان پر بہت سا روپیہ صرف کیا ہے۔ اس دوران ہمارے دو افراد بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ دراصل ان یرغمالیوں کو بچاتے ہوئے ہلاک ہوئے ہیں۔ برطانوی سفارت خانے نے فنڈز کے متعلق کوئی بات کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو کوئی روپیہ دینے کے لئے تیار نہیں اور ہمیں آپ کے ساتھیوں کی ہلاکت کا افسوس ہے۔ یرغمالیوں میں سے دو آدمیوں کو فوٹو لینے کی اجازت دے دی گئی۔ یہ فوٹو کرسمس کے موقعہ پر ان کے خاندانوں کو بھیجے گئے۔ اور یہ بات برطانوی ایم۔ پی۔ نے بتائی ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں چار یورپی سیاحوں کو جولائی 1995ء سے حریت پسندوں کی ایک تنظیم الفاران نے اغوا کر رکھا ہے۔ ان کی خیریت کے بارے میں کبھی کبھار خبر مل جاتی ہے اور کبھی مہینہ دو مہینے خاموشی سے بھی گزر جاتے ہیں۔ ان حریت پسندوں کا مطالبہ ہے کہ ان سیاحوں کے بدلے میں بھارتی جیلوں میں قید بعض حریت پسندوں کو رہا کیا جائے۔

جولائی میں حریت پسندوں نے چھ سیاحوں کو اغوا کیا تھا جن میں سے ایک فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا جبکہ ایک سیاح کو الفاران نے اپنے مطالبے پورے نہ ہونے پر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ الفاران نے دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر ان کے مطالبے پر حریت پسندوں کو رہا نہ کیا گیا تو وہ باقی سیاحوں کو بھی ہلاک کر دیں گے۔ لیکن بھارتی حکومت نے سخت رویہ اختیار کر رکھا ہے اور کسی بھی حریت پسند کو رہا کرنے سے انکار کر رکھا ہے۔ پہلے الفاران نے زیادہ تعداد میں حریت پسندوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا لیکن بعد ازاں کم کر کے ان کی تعداد صرف چار کر دی گئی۔

بھارتی ذرائع کا الزام ہے کہ الفاران کا تعلق پاکستان سے ہے۔ جبکہ پاکستان کے وزیر خارجہ کہہ چکے ہیں کہ یہ لوگ بھارت کی ہی خفیہ ایجنسیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان سیاحوں کو اغوا کرنے کا مقصد کشمیری حریت پسندوں کی جدوجہد آزادی کو مغرب میں بدنام کرنا ہے۔ ان سیاحوں کے اغواء سے پہلے اس تنظیم کا نام کسی نے نہیں سنا۔ نہ ہی الفاران نامی تنظیم۔ یہ تنظیم کل جماعتی حریت پسند تنظیم کا حصہ ہے۔ کل جماعتی حریت پسند تنظیم نے بھی الفاران کی کارروائی سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے اور اہل کشمیر بھی کئی بار ان سیاحوں کے اغوا کے خلاف ہڑتالیں کر کے اپنے جذبات کا اظہار کر چکے ہیں۔

OOO

کوریا - عمارت کے مالک کو سزا

جنوبی کوریا میں جون 1995ء میں ایک پانچ منزلہ عمارت اس وقت گر گئی جب یہاں گاہکوں کا بے حد رش تھا۔ یہ عمارت ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور تھی۔ اس کے نتیجے میں 500 افراد ہلاک ہو گئے۔ اب اس عمارت کے مالک اور اس کے بیٹے کو عمارت کی تعمیر میں غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے پر ساڑھے دس دس سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ عمارت کا مالک 73 سال کی عمر کا بوڑھا ہے اس کے علاوہ عمارت کی تعمیر میں ناقص میٹیریل استعمال کرنے کے جرم میں لگ بھگ ایک درجن دیگر افراد کو بھی سزائیں سنائی گئی ہیں۔

کوریا نے پچھلی دہائیوں میں ترقی کا ایک زبردست سفر شروع کر رکھا ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا میں کوریا کو ایک ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ملک میں کرپشن بڑھنے کی بھی خبریں آ رہی ہیں۔ چند ماہ قبل ایک پل عین درمیان سے ٹوٹ گیا جس سے کئی کاریں دریا میں جا گریں جس سے 30 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ یہ حادثہ بھی ناقص تعمیراتی میٹیریل کے استعمال کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔ تاہم ابھی تک پل کے گرنے کے ذمہ داروں کو کوئی سزا نہیں سنائی گئی۔

OOO

الجیریا - خانہ جنگی

گذشتہ روز الجیریا میں پانچ افراد گولہ باری میں مارے گئے۔ یہ واقعہ وسطی الجیریا میں ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ ان میں سے دو پولیس کے آدمی تھے۔ ایک فوج کا اور دو اسلامی مجاہد۔ ان کے علاوہ تین اور آدمی زخمی ہوئے جن میں ایک سپاہی تھا اور دو شہری۔ کہا جاتا ہے کہ تین اسلامی مجاہد ایک دکان میں گھس گئے اور وہاں جا کر لوگوں کو دکان میں ہی ٹھہرنے کے لئے کہا۔ پولیس کے آدمی بھاگ کر اس دکان میں داخل ہو گئے۔ جو لوگ پہلے دکان میں داخل ہوئے تھے۔ اور جنہوں نے دوسروں کو ٹھہرنے کے لئے کہا تھا انہوں نے گولیاں چلانی شروع کر دیں اور جن سے ایک پولیس کا آدمی مارا گیا اور ایک زخمی ہوا۔ پولیس کے دو آدمیوں نے ان لوگوں کو بھاگتے ہوئے ان کا پیچھا کیا اور ایک عمارت کے پاس جا کر ان پر گولیاں چلائیں۔ وہاں ایک پولیس کا آدمی مارا گیا۔ ایک اور پولیس پارٹی نے ان کا تعاقب کیا چنانچہ حملہ آوروں میں سے ایک فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ایک ان میں سے مارا گیا۔ فوری طور پر پولیس اور فوج کی دیگر نفری وہاں بھیجی گئی۔ جنہوں نے کوشش کی کہ وہ اس دکان کے اندر داخل ہو جائیں اور اگر وہاں کوئی حملہ آور ہو تو اسے حراست میں لے لیا جائے۔ وہاں واقعی حملہ آوروں میں سے کچھ لوگ موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے گولی چلا دی۔ کہا جاتا ہے کہ چھ گھنٹے تک آپس میں مقابلہ ہوتا رہا۔ الجیریا میں پولیس اور اسلامی مجاہدین کے درمیان ایسے مقابلے اکثر و بیشتر ہوتے رہتے ہیں۔ اور جہاں شہری مارے جاتے ہیں وہاں پولیس اور فوج کے افسروں کی ہلاکت کی بھی خبریں ملتی ہیں۔ حال ہی میں الجیریا میں صدارت کے لئے جو انتخاب ہوا تھا۔ اس میں سابق فوجی صدر ہی صدر چنے گئے تھے۔

OOO

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

(نگران امداد طلباء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

بقیہ صفحہ 1

اسی طرح حضرت صاحب نے یہوواہ وٹنس کے ایک شخص کاذکر فرمایا جو احمدی ہو گیا۔ ان کو کہا گیا کہ سارا خاندان ان کو چھوڑ دے گا۔ تو انہوں نے کہا بے شک چھوڑ دے اب تو میں ایک عالمی خاندان کا فرد بن گیا ہوں۔

حضرت صاحب نے فرمایا اگر کہیں کوئی ایک احمدی منحرف ہو جائے تو اخبارات اس کی خبر کو خوب اچھالتے ہیں لیکن جہاں لکھو کھا احمدی ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ ان کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کو کھربوں روپیہ مل رہا ہے ورنہ جو کام یہ کر رہے ہیں وہ نہیں ہو سکتا۔ ان کو علم نہیں کہ ہماری کوڑیوں میں بھی خدا تعالیٰ نے لاکھوں کی برکت ڈال دی ہے۔ محاورہ ہے کہ جتنا جیٹھ ہاڑ تپتا ہے اتنی زیادہ بارش ہوتی ہے۔

ضمناً حضرت صاحب نے لندن کے موجودہ موسم کا ذکر فرمایا کہ جتنی اس دفعہ گرمی پڑی تھی اتنی اب سردی پڑ رہی ہے۔ یہاں پر درجہ حرارت منفی تین ڈگری ہے۔ جبکہ شمال کے علاقوں میں کئی روز سے درجہ حرارت مسلسل منفی بیس ڈگری ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں احمدی شدید ابتلاؤں میں ثابت قدم رہتے ہیں اتنی ہی وہاں پر اللہ رحمت کی بارش برسا دیتا ہے۔ لیکن جہاں ابتلاء نہیں ہوتا وہاں ترقی بھی نہیں ہوتی۔

حضرت صاحب نے بعد ازاں عبرت کی مثالیں بھی بیان فرمائیں اور فرمایا کہ احمدیت پر ہر جگہ ستم ہو رہے ہیں پاکستان اس سے مخصوص نہیں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ دوسرے ممالک میں قانون اور حکومت ظلم کرنے والوں پر گرفت کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہ نہیں ہو رہا۔ آپ نے فرمایا اس لئے میں ہندوستان کے جن واقعات کا ذکر کر رہا ہوں یہ کوئی احتجاج نہیں ہے۔ محض امر واقعہ کا بیان ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے بمبئی کے مالی گاؤں' تنزانیہ اور سیرالیون کے عبرت کے بعض واقعات بیان فرمائے۔

حضرت صاحب نے ہندوستان میں احمدیت کی تیزی سے ترقی کے ضمن میں فرمایا کلکتہ کے گرد و پیش میں احمدیت کی طرف کوئی رجحان نہ تھا۔ مغربی بنگال احمدیت کے لحاظ سے بہت پیچھے تھا۔ لیکن اب اچانک ایسی کایا پلٹی ہے کہ یہ سب سے آگے ہے۔ یہ اصل میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ اخلاص سے خدا کی راہ میں کام کرنے والوں کو کبھی محروم نہیں رکھتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہندوستان کو پچھلے سال 50 ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ بہت بڑا ٹارگٹ ہے مگر اللہ کے فضل سے انہوں نے صرف 5 ہزار کم یعنی 45 ہزار بیعتیں حاصل کرنے کی میں کامیابی حاصل کر لی۔ بنگال کے ایک ضلع میں 23 دیہات میں ہزاروں بیعتیں ہوئیں۔ بہت سی جگہوں پر خوبصورت بیوت الذکر بھی بیعت کرنے والوں کے ساتھ آ گئی ہیں۔ جگہ جگہ ڈش انٹینا نصب ہو رہے ہیں۔ چاہے ان کو سمجھ آئے یا نہ آئے وہ ٹی وی کی طرف نظریں جمائے رکھتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا ہندوستان کے باقی علاقے کیوں پیچھے ہیں۔ کشمیر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ فسادات کی وجہ سے حالات بہت خراب ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کا امن اور حفاظت دعوت الی اللہ میں ہے آپ ان ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر جن کا ذکر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے دعوت الی اللہ کے میدان میں نکلیں تو آپ آسمان سے حفاظت کو اترتا ہوا دیکھیں گے۔ حفاظت کا ایک ہی طریق ہے کہ اللہ کی حفاظت میں آجاؤ۔

قادیان کے احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا آپ کو الدار کی حفاظت میسر ہے اس کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا میں قادیان کے احمدیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تمہاری حفاظت دعوت الی اللہ میں ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ احساس بھارتی پنجاب کے دلوں میں جاگزیں ہے کہ امن ہے تو احمدیت میں ہے۔ ایک احمدی نے جو قادیان سے ہو کر آیا ہے بتایا ہے کہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جگہ جگہ حضرت صاحب کی تصاویر آویزاں ہیں اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص آیا تو یہاں امن آیا۔ یہ آیا تھا تو ہمارے دن بدلے۔ حضرت صاحب نے فرمایا احمدیت کے ساتھ پنجاب کا امن ہے۔ آپ نے فرمایا آپ کو اپنی جان اور اپنی روح اور اپنے دل کو اس کی راہ میں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہنا ہو گا۔ آج اگر ہندوستان میں احمدیت غالب آجائے تو ہندوستان ساری دنیا کا عظیم ترین ملک بن جائے گا۔ اس لئے ہندوستانی احمدیوں کے حب وطن کا بھی تقاضا یہ ہے کہ وہ' وہ فقیر بن جائیں جیسے فقیر بننے کی خواہش حضرت بانی سلسلہ کے دل میں تھی۔ وہ کون ہے جو آپ پر غالب آئے؟ آپ ہی غالب آئیں گے آپ کی دستک جو دروازوں پر ہو گی وہ ان کے دلوں پر پڑے گی اور غالب آئے گی۔ لازماً احمدیت غالب آئے گی۔ احمدیت غالب آنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ مغلوبیت کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان کے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا لندن کے اس جلسے کے ذریعے ہم بھی آپ کے جلسے میں شامل ہیں۔ آپ ہمیں ظاہری آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور ہم آپ کو تصور کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ نو مبایعین بھی سینکڑوں کی تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہیں اور کشمیر کے خطرناک حالات کے باوجود وہاں سے بھی بڑی تعداد میں احمدی آئے ہیں۔ خدا کرے کہ اس سے اگلا جلسہ اس سے بھی عظیم تر ہو۔ یہاں تک کہ تعداد کے لحاظ سے قادیان کے ماضی کے جلسوں کی یادیں مدہم پڑنے لگیں۔ صرف تعداد کے لحاظ سے ورنہ تو وہ ایسی یادیں ہیں جو کبھی مدہم نہیں پڑ سکتیں حضرت صاحب نے فرمایا ہم آپ کی دعاؤں کے محتاج ہیں اور ہماری دعائیں آپ کے لئے ہیں۔ آپ ہم سب کو اور عالمگیر جماعت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت بانی سلسلہ نے سونے والوں کو بیدار ہو جانے اور غافلوں کو اٹھ بیٹھنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ کیونکہ انقلاب عظیم کا وقت آچکا ہے۔

یہ اقتباس روحانی خزائن جلد 5 ص -53- 54 پر درج ہے۔

آخر میں حضرت صاحب نے دعا کرائی اور پاکستان کے وقت کے مطابق چھ بج کر 24 منٹ پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ حضرت صاحب کا خطاب چار بج کر 27 منٹ پر شروع ہوا تھا اس طرح سے حضرت صاحب نے قریباً دو گھنٹے خطاب فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب مجاہد والد عبد القدیر صاحب امیر راہ مولیٰ ساہیوال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

اسی طرح مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب عزیز صدر جماعت احمدیہ رجانہ بعارضہ رعشہ بیمار ہیں۔

ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام خالد محمود کی بجائے خالد پرویز رکھ لیا ہے آئندہ مجھے خالد پرویز کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ خالد پرویز ولد غلام قادر دار الیمن غربی کوارٹر نمبر 8/20 ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ فخر الدین صاحب ابن مکرم محمد رفیع صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بعمر 80 سال 18۔ دسمبر 95ء وفات پا گئے۔ موصوف سکھر میں بطور SDM رہے۔ سلسلہ کے خادم اور درد رکھنے والے بزرگ تھے۔ ان کے والد مکرم محمد رفیع صاحب لمبا عرصہ امیر جماعت سکھر رہے۔ موصوف موصی تھے جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ جنوری 96ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب مقرر کی گئی ہے:-

"حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 5

مقرر نہیں کی جا سکتی لہٰذا مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے اخراجات بہر حال بذمہ والدین ہی ہوتے ہیں۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ان کو دفتر تحریک جدید میں اطلاع دے کر آئندہ کے لئے ہدایات حاصل کرنی چاہئیں اور تعلیم کو آئندہ جاری رکھنے کی تجویز کی صورت میں بھی دفتر تحریک جدید میں اطلاع دینا نہایت ضروری ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشادات پیش کئے گئے ہیں)

بقیہ صفحہ 3

طرف غلبہ ہو تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں' مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے اور جب بدی ہو جاوے تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دعائیں لگتا ہے کہ زندگی پاک ہو جاوے اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ بدی کو بدی سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 106)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں نئے سال کے آغاز پر پہلے ہی دن خون کی ہولی میں دو فوجی کپتانوں سمیت 17- افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں دو کپتانوں کے علاوہ جانباز فورس کا ایک اہلکار اور پولیس کا ایک سپاہی بھی شامل ہے۔ چار افراد کو ان کے گھر میں گھس کر قتل کیا گیا۔ ان میں باپ بیٹا بھی شامل تھے۔ یہ واقعہ انتقامی کارروائی اور لوٹ مار کا شاخسانہ بتایا جاتا ہے۔ ملزمان صبح کاذب کے وقت گھر آئے اور دروازہ کھٹکٹانے پر کہا کہ "پولیس" دروازہ کھلنے پر ملزمان گھس آئے اور گھر میں موجود مردوں اور عورتوں کو رسیوں باندھ دیا۔ عورتوں کو ایک کمرے میں بند کر دیا اور چھ افراد پر فائرنگ کر دی جن میں سے 4 موقعے پر ہلاک اور دو شدید زخمی ہو گئے۔ ملزمان جاتے وقت گھر سے نقدی اور زیور بھی لے گئے۔ یہ مکان ایک دودھ فروش کا ہے۔ رینجر انٹیلی جنس کے ایک سپاہی کی لاش ملیر سعود آباد سے ملی ہے جس کو تشدد کے بعد ہلاک کیا گیا۔ لیاقت آباد میں ایک سوزوکی سے پنجاب رجمنٹ کے کپتان فیصل حسین، رینجرز کے کیپٹن آفتاب، جانباز فورس کے اہلکار افتخار اور صوبائی وزیر ایکسائز منور تالپور کے گن مین کی بوری میں بند نعشیں برآمد ہوئیں ان کو اغوا کرنے کے بعد قتل کیا گیا ہلاک ہونے والا ایک کیپٹن لنڈی کوتل سے چھٹی پر آیا تھا دوسرا کراچی میں تعینات تھا۔ کراچی کے مختلف علاقوں میں زبردست فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ 1995ء کراچی کے لئے بدترین سال تھا۔ دو ہزار افراد مارے گئے۔ 122 بوری بند لاشیں ملیں اور 90 راکٹ فائر کر کے املاک تباہ کی گئیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہم دفاع سے غافل نہیں رہ سکتے۔ ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ مسئلہ کشمیر کا کوئی فوجی حل ممکن نہیں۔ اسے جب تک مسلمہ بین الاقوامی اصولوں کے مطابق طے نہیں کیا جاتا اس خطے میں امن اور استحکام پیدا نہیں ہو سکتا۔

○ بھارتی فوج کی گولہ باری سے سری نگر میں ایک اور مسجد شہید کر دی گئی ہے۔ پام پورہ کے علاقے میں بھارتی فوج کی اندھادھند فائرنگ کے جواب میں حزب المجاہدین کی کارروائی سے دو فوجی مارے گئے۔ تین مجاہد جاں بحق ہو گئے۔

○ صدر مملکت نے کراچی میں امن وامان کے بارے میں اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی۔ سال نو پر قتل وغارت اور حکومتی رپورٹیں بھی زیر بحث آئیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن حکومت کی دشمنی میں اندھی ہو چکی ہے۔ ہڑتالیں حکومت کو کمزور نہیں کرتیں عوام کو مشکلات میں ڈالتی ہیں۔ نواز شریف بدقسمت ہیں کہ دوبارہ برسر اقتدار آنے کے باوجود کوئی ٹھوس کام نہیں کر سکے۔

○ باغی فوجی افسروں کے مجوزہ "امیرالمومنین" نے اقتدار سنبھالنے کے بعد قوم کے نام جو پہلا خطاب کرنا تھا اس میں یہ کہا جانا تھا کہ "پاکستان سنی سٹیٹ ہے۔ عائلی قوانین سودی نظام' ڈش انٹینا' فلم انڈسٹری اور وڈیو کی دکانیں ختم کر دی گئی ہیں۔ ملک میں صلوۃ و زکوۃ کا نظام رائج کر دیا گیا ہے۔ تمام مساجد سے بیک وقت اذان ہو گی جس ساتھ ہی کاروبار بند ہو جائے گا۔ خواتین کے تصویر بنوانے اور ان کی اشاعت پر پابندی۔ عدالتیں فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کریں گی۔ خدا' رسول' انبیائے کرام اور صحابہ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو اسلامی سزا دی جائے گی۔ کلیدی عہدوں پر صرف راسخ العقیدہ مسلمان فائز رہ سکیں گے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں ہندو و یہود کی دلداری کے لئے کوشاں رہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ہر نیا مدعی نبوت اور اس کے ماننے والے خارج از اسلام ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی تعداد میں ہوں سب مرتد اور واجب القتل ہیں۔ اس کے علاوہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔ جو افسران نماز نہ پڑھیں گے ان کو سبکدوش کر دیا جائے گا۔ مساجد کے لئے لاؤڈ سپیکر کی آج سے اجازت ہے جبکہ دیگر تمام جگہوں بسوں' ہوٹلوں' ویگنوں' ٹرکوں' ٹریکٹر ٹرالیوں پر لاؤڈ سپیکر ممنوع ہو گا۔" یہ تقریر مولانا عبدالقادر ڈیروی نے لکھ کر بریگیڈیئر مستنصر باللہ کو دی تھی۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے حکومت ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے حوالے کر دی ہے۔ شاہی حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ خادم حرمین شریفین اب آرام کرنا چاہتے ہیں۔ شہزادہ عبداللہ نے کہا کہ میں شاہ فہد کو دوبارہ برسر اقتدار دیکھنے کا خواہش مند ہوں۔ شاہ فہد بیماری کے باعث امور مملکت نہیں چلا رہے تھے۔ خلیجی سیاستدانوں اور ایجنسیوں نے تبصرہ کیا ہے کہ اس سے سعودی عرب کی حکومت کے بارے میں غیر یقینی صورت حال ختم ہو گئی ہے۔ ولی عہد کی پوزیشن مضبوط ہو گئی ہے۔ سعودی شاہ پر گزشتہ ماہ فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جن کے لئے امریکی ڈاکٹر بھجوائے گئے تھے۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ کی عمر 72 سال ہے وہ قدامت پسند مذہبی شخصیت اور نسبتاً کم امریکہ نواز ہیں۔ ان کے مستقبل میں بادشاہ بننے سے امریکہ سے دوری پیدا ہو سکتی ہے۔ تاہم جب تک وہ باضابطہ شاہ نہیں بن جاتے عبوری دور میں سیاسی اور خارجہ پالیسی میں تبدیلی نہیں لا سکتے۔

○ پاکستان چین سے دو مزید ایٹمی ری ایکٹر خریدے گا۔ اس بارے میں چین سے مذاکرات مکمل ہو گئے ہیں۔ خانوٹ کے مقام پر 50 میگاواٹ کے تین پیداواری یونٹ نصب کئے جا رہے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے نئے سال کا آغاز زیریں سندھ کے مشہور پیر سائیں لالن فقیر لاشاری المعروف ننگا پیر کے آستانے پر حاضری دے کر کیا۔ پیر صاحب موصوف وزیراعظم کا استقبال کرنے ہیلی پیڈ پر موجود تھے۔ وزیراعظم نصف گھنٹہ وہاں رہیں۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ سینڈک منصوبہ بلوچستان کی خوشحالی کی علامت ہے اسے ختم نہیں کرنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کالاباغ ڈیم کی مخالف اس لئے کر رہے ہیں کہ اس سے سندھ کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔

○ واپڈا کے پانچ سابق چیئرمینوں نے اتفاق کیا ہے کہ کالاباغ ڈیم ناگزیر ہے۔ اگر یہ ڈیم نہ بنا تو قحط پڑ جائے گا۔ اس کی بجلی ایک روپے سے بھی فی یونٹ کم پڑے گی۔ ڈیم نہ بنا تو پانی اور خوراک کا بحران آ جائے گا۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ اسرائیل سے ذاتی دشمنی نہیں ہے۔ فلسطینیوں کا معاملہ طے ہونے پر اسے تسلیم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پی ایل او کے وزیر خارجہ نے ذاتی طور پر درخواست کی ہے کہ تمام معاملات طے ہونے تک اسرائیل کو تسلیم نہ کیا جائے۔ بھارت سے تجارت کے سوال پر انہوں نے کہا کہ بھارت سے تجارت توازن کی بنیاد پر ہو گی۔

○ بھارت سے تجارت کے معاملات طے کرنے کے لئے وزیر تجارت چوہدری احمد مختار 7- جنوری کو نئی دہلی روانہ ہوں گے۔

○ سینٹ میں گیارہ آرڈی ننس منظوری کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اپوزیشن نے آرڈی ننسوں کے اجراء پر واک آؤٹ کر دیا۔ ایوان میں گفتگو کرنے پر قائم مقام چیئرمین نے وفاقی وزیر شیر افگن کو ڈانٹ دیا۔ وفاقی وزیر ناراض ہو کر باہر چلے گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف لندن جا رہے ہیں خیال ہے کہ وہ ایم کیو ایم کے الطاف حسین سے بھی ملاقات کریں گے۔

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
یونانی سیلکوریا
مطب حمید رجسٹرڈ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون 0431-264634 فیکس 0431-218985

نظام تنفس کیلئے مفید و موثر ادویات

		قیمت
☆ دمہ 'سانس کی تنگی کا علاج	ASTHMA COURSE	85-00
☆ نزلہ حلق پر گرنے والا ریشہ (کیرا)	CATARRH CURE	20-00
☆ پرانا زکام 'ناک سے پتلا مواد	COLD CURE	20-00
☆ پرانی ضدی کھانسی 'خشک و تر	COUGH CURE	20-00
☆ ناک کی بندش 'بوجہ سوزش ناک بند ہونا	NASAL CURE	20-00
☆ بکثرت چھینکیں 'ایسا زکام جس میں چھینکیں زیادہ ہوں	SNEEZING CURE	20-00
☆ گلے کی خرابی 'سوزش 'خراش رہنا	SORE THROAT CURE	20-00
☆ گلوں کا بڑھنا اور سوجنا 'ٹانسلز	TONSILS CURE	20-00
☆ نظام تنفس کی ہر تکلیف مثلاً	FLU CURATIVE SMELL	20-00

نزلہ 'زکام 'کھانسی 'انفلوئنزہ 'گلے کی خرابی ناک کی بندش وغیرہ کا فوری اور موثر علاج ہے۔
نوٹ : مذکورہ بالا ادویات حسب ضرورت اکٹھی استعمال کرنے سے بفضلہ تعالیٰ زیادہ جلدی اور مکمل شفا ہوتی ہے۔ سمیل فوری آرام کے لئے بطور مددگار ساتھ ساتھ سونگھی جا سکتی ہے۔
لٹریچر -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں۔
فون گولبازار کلینک 606(04524) ہیڈ آفس 771(04524)
کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ۔ سیلز 211283(04524) فیکس 212299(92-4524)
کیوریٹو انٹرنیشنل کلینک 211054

مرض اٹھراء کی مشہور دوا
حبوب مفید اٹھراء
نرخنامہ
20 گرام فی شیشی -/30
60 " " -/90
100 " " -/150
اکسیر اولاد نرینہ
کورس -/250
سٹاکسٹس کو معقول کمیشن
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
04524-212434